ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق　　ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

بنظرِ کرم
آفتاب علم و حکمت
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی
نیریاں شریف

بنظرِ کرم
پیر طریقت رہبر شریعت
پیر محمود اختر نقشبندی قادری
آستانۂ عالیہ منیاندہ شریف

مسلسل اشاعت کا چودھواں سال

ماہنامہ مجلہ کرمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیر اعلیٰ
خلیفہ حاجی محمد شریف نقشبندی

نائب مدیر
محمد عاصم شریف نقشبندی

فہرست مضامین

حمدِ باری تعالیٰ 2
نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 3
کنز الایمان مع خزائن العرفان 4
درسِ حدیث 8
ماہ شعبان کی فضیلت واہمیت 11
عقائد متعلقہ نبوت ورسالت 13
خوابوں کے متعلق اسلامی نقطہ نظر 18
شبِ برأت کی فضیلت واہمیت 24
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 26
تعزیت 31

مجلس مشاورت

○ ڈاکٹر سیّد محمد عبد الرحمٰن شاہ
اسسٹنٹ پروفیسر
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (ٹیکسلا)

○ محمد نعیم الدین الازہری
ڈپٹی ایچ او ڈی شعبہ عربی،
الکرم انسٹیٹیوٹ، بھیرہ شریف

○ محمد شاہد خان الازہری
ایم فل، ریسرچ سکالر الازہر یونیورسٹی، مصر

○ محمد ثاقب شریف الازہری
ایم فل، ریسرچ سکالر الازہر یونیورسٹی، مصر

قیمت فی مجلہ 25 روپے　　سالانہ چندہ 250 روپے

Gmail: karm-e-mustafa@gmail.com

انچارج کمپوزنگ اینڈ سرکولیشن　عبد الرحمٰن صدیقی : 0301-6748516

حمدِ باری تعالیٰ

تیری ہستی کے ہیں مظہر سب جہاں

تیری ہستی کے ہیں مظہر سب جہاں
مجھ سے ہو گی حمد تیری کیا بیاں

تو ہی ہے عرش معلیٰ پر مکیں
اور ہے ہر ایک دل تیرا مکاں

نور سے تیرے ہے روشن کائنات
تو ہے تسکینِ قلوبِ مومناں

تیری قدرت کا ہے یہ ادنیٰ کمال
بے ستوں ٹھہرا ہوا ہے آسماں

ہے فقط اک ذات کو تیری ثبات
ہے فنا ہر شے کو تو ہے جاوداں

تیری صناعی کے ہیں شہکار سب
شیہ زمین و آسماں یہ انس و جاں

سب تری تسبیح میں مصروف ہیں
خشک و تر یہ سبزہ زار و گلستاں

ہے ازل سے ذات تیری اے خدا
ہے بقا تجھ کو اے رب دو جہاں

سب خطائیں بخش دے تنوؔیر کی
ہو کے نادم آج ہے سجدہ کناں

تنوؔیر سیٹھی
اذنِ حضوری

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گنجِ رحمت لٹانے حضور آگئے

گنجِ رحمت لٹانے حضور آگئے
دشت میں گل کھلانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آگئے

جس پہ چلنے سے حاصل ہو رب کی رضا
راستہ وہ دکھانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے

بجھ چکے تھے صداقت کے سارے دیے
پھر لگے جگمگانے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے

عبد و معبود کے بیچ حائل تھے جو
سارے پردے ہٹانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے

اے مرے دل پریشاں ہے کیوں اس قدر
تیری بگڑی بنانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے

لے کے تحفہ عنایات و اکرام کا
ناز کر، اے زمانے! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے

ہر طرف رحمتِ کبریا کے مجیب
لگ گئے شامیانے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آ گئے

سیّد محمد مجیب الحسن مجیب نوابی

بام ایجاب

کنز الایمان مع خزائن العرفان

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پارہ ۲۱ رکوع ۱ سورہ العنکبوت آیت نمبر ۴۵ تا ۵۱

اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ﴿۴۵﴾

اے محبوب پڑھو جو کتاب تمہاری طرف وحی کی گئی (ف۱۰۹) اور نماز قائم فرماؤ بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے (ف۱۱۰) اور بیشک اللہ کا ذکر سب سے بڑا (ف۱۱۱) اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو

(ف۱۰۹) یعنی قرآن شریف کہ اس کی تلاوت عبادت بھی ہے اور اس میں لوگوں کے لئے پند و نصیحت بھی اور احکام و آداب و مکارمِ اخلاق کی تعلیم بھی۔

(ف۱۱۰) یعنی ممنوعاتِ شرعیہ سے لہٰذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور سے اس کی شکایت کی گئی فرمایا اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

(ف۱۱۱) کہ وہ افضل طاعات ہے۔ ترمذی کی حدیث میں ہے سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں وہ عمل جو تمہارے اعمال میں بہتر اور ربّ کے نزدیک پاکیزہ تر، نہایت بلند رتبہ اور تمہارے لئے سونے چاندی دینے سے بہتر اور جہاد میں لڑنے اور مارے جانے سے بہتر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا بے شک یارسولَ اللہ، فرمایا وہ اللہ تعالٰی کا ذکر ہے۔ ترمذی ہی کی دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ نے حضور سے

دریافت کیا تھا کہ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کن بندوں کا درجہ افضل ہے؟ فرمایا بکثرت ذکر کرنے والوں کا صحابہ نے عرض کیا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا؟ فرمایا اگر وہ اپنی تلوار سے کُفّار و مشرکین کو یہاں تک مارے کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے جب بھی ذاکرین ہی کا درجہ اس سے بلند ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر یہ فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو یاد کرنا بہت بڑا ہے اور ایک قول اس کی تفسیر میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑا ہے بے حیائی اور بُری باتوں سے روکنے اور منع کرنے میں۔

وَ لَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ﳓ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

اور اے مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقہ پر (ف ۱۱۲) مگر وہ جنہوں نے اُن میں سے ظلم کیا (ف ۱۱۳) اور کہو (ف ۱۱۴) ہم ایمان لائے اس پر جو ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری طرف اُترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم اس کے حضور گردن رکھے ہیں (ف ۱۱۵)

(ف ۱۱۲) اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات سے دعوت دے کر اور حُجّتوں پر آگاہ کر کے۔

(ف ۱۱۳) زیادتی میں حد سے گزر گئے، عناد اختیار کیا، نصیحت نہ مانی، نرمی سے نفع نہ اٹھایا ان کے ساتھ غِلظت اور سختی اختیار کرو اور ایک قول یہ ہے کہ معنٰی یہ ہیں کہ جن لوگوں نے سیدِ عالَم ﷺ کو ایذا دی یا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹا اور شریک بتایا ان کے ساتھ سختی کرو یا یہ معنٰی ہیں کہ ذمّی جزیہ ادا کرنے والوں کے ساتھ احسن طریقہ پر مجادلہ کرو مگر جنہوں نے ظلم کیا اور ذمّہ سے نکل گئے اور جزیہ کو منع کیا ان سے مجادلہ تلوار کے ساتھ ہے۔

مسئلہ: اس آیت سے کُفّار کے ساتھ دینی امور میں مناظرہ کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور ایسے ہی علمِ کلام سیکھنے کا جواز بھی۔

(ف ۱۱۴) اہلِ کتاب سے جب وہ تم سے اپنی کتابوں کا کوئی مضمون بیان کریں۔

(ف ۱۱۵) حدیث شریف میں ہے جب اہلِ کتاب تم سے کوئی مضمون بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ مضمون انہوں نے غلط بیان کیا ہے تو اس کی تصدیق کے گناہ سے تم بچے رہو گے اور اگر مضمون صحیح تھا تو تم اس کی تکذیب سے محفوظ رہو گے۔

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ
مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

اور اے محبوب یونہی تمہاری طرف کتاب اُتاری (ف۱۱۶) تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی (ف۱۱۷) اس پر ایمان لاتے ہیں اور کچھ ان میں سے ہیں (ف۱۱۸) جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ہماری آیتوں سے منکر نہیں ہوتے مگر کافر (ف۱۱۹)

(ف۱۱۶) قرآنِ پاک، جیسے ان کی طرف توریت وغیرہ اتاری تھیں۔

(ف۱۱۷) یعنی جنہیں توریت دی جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب۔

فائدہ: یہ سورت مکّیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے اصحاب مدینہ میں ایمان لائے اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے ان کی خبر دی یہ غیبی خبروں میں سے ہے۔ (جمل)

(ف۱۱۸) یعنی اہلِ مکّہ میں سے۔

(ف۱۱۹) جو کُفر میں نہایت سخت ہیں۔ جحود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکرنا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ یہود خوب پہچانتے تھے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی ہیں اور قرآن حق ہے یہ سب کچھ جانتے ہوئے انہوں نے عناداً انکار کیا۔

وَ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

اور اس (ف۱۲۰) سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے یوں ہوتا (ف۱۲۱) تو باطل والے ضرور شک لاتے (ف۱۲۲)

(ف۱۲۰) قرآن کے نازِل ہونے۔

(ف۱۲۱) یعنی آپ لکھتے پڑھتے ہوتے۔

(ف۱۲۲) یعنی اہلِ کتاب کہتے کہ ہماری کتابوں میں نبی آخر الزماں کی صفت یہ مذکور ہے کہ وہ اُمّی ہوں گے نہ لکھیں گے نہ پڑھیں گے مگر انہیں اس شک کا موقع ہی نہ ملا۔

بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ
اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا (۱۲۳) اور ہماری آیتوں کا انکار نہیں کرتے مگر ظالم (ف۱۲۴)

(ف۱۲۳)ضمیرِ ھُوَ کا مرجع قرآن ہے اس صورت میں معنٰی یہ ہیں کہ قرآنِ کریم روشن آیتیں ہیں جو عُلَماء اور حُفّاظ کے سینوں میں محفوظ ہیں۔ روشن آیت ہونے کے یہ معنٰی کہ وہ ظاہر الاعجاز ہیں اور یہ دونوں باتیں قرآنِ پاک کے ساتھ خاص ہیں اور کوئی ایسی کتاب نہیں جو معجِزہ ہو اور نہ ایسی کہ ہر زمانے میں سینوں میں محفوظ رہی ہو اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہمانے ھُوَ کی ضمیر کا مرجع سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرار دے کر آیت کے یہ معنٰی بیان فرمائے کہ سیدِ عالَم محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب ہیں ان آیاتِ بیّنات کے جو ان لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہیں جنہیں اہلِ کتاب میں سے علم دیا گیا کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں آپ کی نعت وصفت پاتے ہیں۔(خازن)

(ف۱۲۴)

یعنی یہودِ عنود کہ بعد ظہورِ معجزات کے جان پہچان کر عناداً منکر ہوتے ہیں۔

وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾

اور بولے (ف۱۲۵) کیوں نہ اتریں کچھ نشانیاں ان پر ان کے رب کی طرف سے (ف۱۲۶) تم فرماؤ نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں (ف۱۲۷) اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں (ف۱۲۸)

(ف۱۲۵)کُفّارِ مکّہ۔

(ف۱۲۶)مثل ناقہ حضرت صالح وعصائے حضرت موسٰی اور مائدہ حضرت عیسٰی کے علیہم الصلٰوۃ والسلام۔

(ف۱۲۷)حسبِ حکمت جو چاہتا ہے نازِل فرماتا ہے۔

(ف۱۲۸)نافرمانی کرنے والوں کو عذاب کا اور اسی کا مکلّف ہوں اس کے بعد اللہ تعالٰی کُفّارِ مکّہ کے اس قول کا جواب ارشاد فرماتا ہے۔

اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

اور کیا یہ اُنہیں بس نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے (ف۱۲۹) بیشک اس میں رحمت اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے

(ف۱۲۹)معنٰی یہ ہیں کہ قرآنِ کریم معجِزہ ہے، انبیائِ متقدّمین کے معجزات سے اتم و اکمل اور تمام نشانیوں سے طالبِ حق کو بے نیاز کرنے والا کیونکہ جب تک زمانہ ہے قرآنِ کریم باقی و ثابت رہے گا اور دوسرے معجزات کی طرح ختم نہ ہو گا۔

درسِ حدیث

یہودی کو نصیحت

مرآۃ المناجیح، احادیث مبارکہ، ایمان کا بیان، اصلاح احوال

حدیث نمبر:۵٦

روایت ہے حضرت صفوان ابن عسال سے ۱؎ فرماتے ہیں کہ یہودی اپنے ساتھی سے بولا کہ مجھے ان نبی کے پاس لے چل ساتھی بولا کہ انہیں نبی نہ کہو ۲؎ اگر وہ سن لیں گے تو انکی چار آنکھیں ہو جائیں گی ۳؎ پھر وہ دونوں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کھلی نشانیوں کے بارے میں پوچھا ۴؎ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی چیز کو اللہ تعالی کا شریک نہ ٹھہراؤ ۵؎ نہ چوری کرو، نہ زنا کرو، نہ ناحق کسی محترم جان کو قتل کرو، نہ کسی بے قصور کو حاکم کے پاس لے جاؤ تاکہ اسے قتل کردے ٦؎ اور نہ جادو کرو نہ سود کھاؤ ۷؎ نہ پاکدامن کو زنا کا بہتان لگاؤ، نہ جہاد کے دن بھاگنے کے لئے پیٹھ پھیرو ۸؎ اور اے یہودیو تم پر خصوصًا یہ بھی لازم ہے کہ ہفتہ کے بارے میں حد سے نہ بڑھو ۹؎ راوی فرماتے ہیں کہ تب ان دونوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومے ۱۰؎ اور بولے ہم گواہ ہیں کہ آپ سچے نبی ہیں ۱۱؎ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر تمہیں میری پیروی سے کون چیز روکتی ہے ۱۲؎ وہ بولے کہ داؤد علیہ السلام نے رب سے دعا کی تھی کہ انکی اولاد میں نبوت رہے ۱۳؎ ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کرلیں تو ہم کو یہودی مار ڈالیں گے۔(ابوداؤد،نسائی)

شرح:

۱؎ آپ صحابی ہیں، کوفے کے رہنے والے، قبیلہ بنی مراد سے ہیں، بارہ غزووں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ساتھ رہے۔

۲م علوم ہوتا ہے کہ یہود کے دل حضور ﷺ کی حقانیت کی گواہی دیتے تھے مگر محض ضد سے انکاری تھے۔

۳ یعنی وہ خوش ہو جائیں گے اور یہود سے یہ کہہ سکیں گے کہ تمہارے لوگ بھی ہمیں نبی کہتے ہیں۔ سبحان اللہ! عظمت وہ جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔

۴ کھلی نشانیوں سے مراد یا تو وہ نیک اعمال ہیں جو عامل کی نیک بختی کی علامت ہوں، اس صورت میں حضور کا یہ جواب سوال کے مطابق ہے، یا اس سے موسیٰ علیہ السلام کے کھلے ہوئے نو معجزے مراد ہیں۔ رب فرماتا ہے: "وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ" اس صورت میں حضور ﷺ کا جواب حکیمانہ ہے یعنی وہ نہ پوچھو بلکہ اپنی فکر کرو اور کرنے والے اعمال پوچھو۔ خیال رہے کہ انہوں نے نو چیزیں پوچھیں حضور ﷺ نے دس بتائیں ۹ وہ جو ہر دین کے احکام ہیں اور دسویں وہ جو دین یہود کے ساتھ خاص ہیں، یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرنا۔

۵ ہو سکتا ہے کہ اس میں اشارۃً یہ بتایا گیا ہو کہ یہودی مشرک ہیں۔ کیونکہ وہ حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور بیٹا باپ کا شریک ہوتا ہے۔

۶ کہ یہ ڈبل جرم ہے حاکم کو دھوکہ دینا اور بے قصور کی جان لینا یہ بھی عام دینوں میں حرام رہا۔

۷ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سود کسی نبی کے دین میں جائز نہ ہوا کیونکہ یہ ان اعمال کی فہرست ہے جو تمام دینوں میں مروّج تھے۔

۸ یہ حکم بھی تمام دینوں میں رہا جن میں جہاد فرض تھا جن میں جہاد ہی نہ تھا وہاں یہ حکم بھی نہ تھا۔

۹ اس دن شکار نہ کرو یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرنا تمہاری توریت کا حکم ہے یہ تمہارے لئے آیت بیّنہ تھی اَب توریت منسوخ ہو چکی یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ساری آسمانی کتب سے واقف ہیں اور یہ واقفیّت حضور ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے اسی لیئے وہ سائل حضور ﷺ کے قدموں میں گر گئے۔

۱۰۔ ظاہر یہ ہے کہ پاؤں شریف پر بھی منہ لگا کر بوسہ دیا۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قدم چومنا جائز ہیں۔ اور پابوسی کے لیے جھکنا نہ سجدہ ہے نہ ممنوع ورنہ حضور علیہ السلام انہیں منع فرمادیتے۔ خیال رہے کہ قرآن کریم، سنگ اسود، بزرگوں کے ہاتھ پاؤں، والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا ثواب بھی ہے اور باعث برکت بھی۔ بعض بزرگ تو اپنے مشائخ کے تبرّکات چومتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا منبر چومتے تھے بوسہ کی بحث اور اُس کی قسمیں ہماری "جَآءَ الۡحَقُّ وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ" میں دیکھو۔

۱۱۔ کیونکہ امّی کا یہ علم کھلا معجزہ ہے۔ خیال رہے کہ یہ گواہی جاننے پہچاننے کے معنی میں ہے یعنی ہم نے پہچان لیا کہ آپ نبی ہیں لہذا وہ اس لفظ سے مؤمن نہ بنے اسی لئے حضور ﷺ کا اگلا سوال بھی درست ہوا۔

۱۲۔ یعنی جب تم نے مجھے نبی جان لیا پھر مان کیوں نہیں لیتے اور مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔

۱۳۔ ان کی یہ دعا قبول ہے اور آپ ان کے اولاد میں نہیں کہ وہ بنی اسرائیل تھے آپ بنی اسمعیل، یہ ان کا خالص افتراء تھا سارے نبیوں نے ہمارے حضور کی پیش گوئی کی۔ داؤد علیہ السلام یہ دعا کیسے مانگ سکتے تھے۔ تعجب ہے کہ یہ دونوں ابھی تو حضور ﷺ کی تصدیق کر چکے اور اب یہ بہتان باندھ رہے ہیں۔ بعض یہود یہ بھی کہتے تھے کہ حضور فقط مشرکین عرب کے نبی ہیں، ہمارے نہیں۔

شاید ان کا یہ مقصد ہو۔ اور یہ بھی غلط تھا۔ توریت و زبور میں خبر تھی کہ محمد مصطفی ﷺ سارے عالم کے نبی ہوں گے، تمام شریعتوں کے ناسخ۔

ماہ شعبان کی فضیلت واہمیت

مولانا حافظ محمد اشفاق

''شعبان'' اسلامی سال کا آٹھواں مہینہ ہے' جو اپنی رحمتوں، برکتوں اور سعادتوں کے اعتبار سے ماہ رمضان کیلئے پیش خیمہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس مہینے میں رمضان المبارک کے استقبال، اس کے سایہ فگن ہونے سے قبل ہی اس کی مکمل تیاری اور مختلف ضروری امور سے یکسوئی کا بھرپور موقع ملتا ہے۔ یہ وہ قابل قدر مہینہ ہے جس کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی طرف فرمائی اور اس میں خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ نیز اس ماہ کو اعمال کی پیشی کا مہینہ قرار دیا اور امت کی اس سے غفلت و بے توجہی کی پیشین گوئی دی۔ شعبان تشعب سے ماخوذ ہے اور تشعب کے معنیٰ تفرق (پھیلنے اور عام ہونے) کے ہیں، چونکہ اس ماہ میں خیر کثیر پھیل جاتا ہے اس لئے اس کو شعبان کہا جاتا ہے یا اس مہینے میں اہل عرب حرمت والیا آخری مہینے رجب المرجب کے بعد لوٹ مار کے لیے منتشر ہو جاتے تھے۔ اس مناسبت سے اس کو شعبان کہتے تھے۔ اس مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دیرینہ تمنا پوری ہوئی اور تحویل قبلہ کا حکم نازل ہوا۔ اسی مہینے میں تاریخ اسلام کا عظیم غزوہ، غزوہ بنو المصطلق پیش آیا، اسی مہینے میں آپ ؐ نے حضرت حفصہ ؓ اور جویریہ ؓ سے نکاح فرمایا، تیمم سے متعلق احکام کا نزول اسی مہینے میں ہوا۔ اسی مہینے میں حضرت حسین بن علی ؓ، حضرت زین العابدین اور حضرت ابو الفضل عباس کی ولادت ہوئی اور صحابہ و تابعین میں حضرت مغیرہ ؓ، حضرت انس ؓ حضرت عرباض ؓ اور امام ابو حنیفہ ؒ کی وفات ہوئی۔

حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب روزے رکھنا شروع فرماتے تو ہم کہتے کہ آپ ؐ اب روزہ رکھنا ختم نہ کریں گے اور جب کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزہ نہ رکھنے پہ آتے تو ہم یہ کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اب روزہ کبھی نہ رکھیں گے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رمضان شریف کے علاوہ کسی اور مہینہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو شعبان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کثرت سے روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔ (صحیح البخاری: رقم الحدیث: ۱۹۶۹، صحیح مسلم: رقم الحدیث ۱۱۵۶)

یہاں پورے شعبان کے روزے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اکثر شعبان کے روزے

رکھا کرتے تھے، کیونکہ بعض مرتبہ اکثر پر "کل" کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔

بعض دیگر احادیث میں شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھنے سے منع بھی فرمایا گیا ہے، تاکہ اس کی وجہ سے رمضان المبارک کے روزے رکھنے میں دشواری نہ ہو۔ (بخاری، کتاب الصوم۔ مسلم، کتاب الصیام)

۲- حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت میں ہے کہ: پورے سال میں مرنے والوں کی فہرست اسی مہینے میں ملک الموت کے حوالے کی جاتی ہے۔ اس لیے آپؐ یہ چاہتے تھے کہ جب آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں ملک الموت کو احکام دیئے جائیں تو اس وقت آپ ﷺ روزے سے ہوں۔ (معارف الحدیث: ۱۵۵/۴)

۳- رمضان المبارک کے قریب ہونے اور اس کے خاص انوار و برکات سے مناسبت پیدا کرنے کے شوق میں آپ ﷺ شعبان کے مہینہ میں روزے کا اہتمام کثرت سے فرماتے تھے۔

یوں تو مکمل ماہِ شعبان مختلف جہتوں سے برکتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے، خصوصاً اس کی پندرہویں رات جس کو شبِ برآت اور لیلۃ مبارکہ کہتے ہیں، باقی شعبان کی راتوں بلکہ تمام سال کی اکثر راتوں سے افضل ہے۔ ایک اور روایت حضرت عائشہؓ ہی سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: (اے عائشہ!) کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس رات یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں کیا ہوتا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: یا رسول ﷺ اللہ! اس میں کیا ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سال جتنے انسان پیدا ہونے والے ہوتے ہیں وہ اس رات میں لکھ دیے جاتے ہیں اور جتنے لوگ اس سال میں مرنے والے ہوتے ہیں وہ بھی اس رات میں لکھ دیے جاتے ہیں۔ اس رات بنی آدم کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی رات میں لوگوں کی مقررہ روزی اترتی ہے۔ (مشکوۃ المصابیح: رقم الحدیث ۱۳۰۵)

اللہ کے رسول ﷺ شعبان کے مہینے میں صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کو اکٹھا کرتے اور خطبہ دیتے جس میں انہیں رمضان کے فضائل و مسائل بیان کرتے، رمضان کی عظمت و اہمیت کے پیش نظر اس کی تیاری کے سلسلے میں توجہ دلاتے۔ اسی لئے ہم ماہ مبارک کی آمد سے پہلے پہلے اس کے مقام، اس کی عظمت، اس کی فضیلت، اس کے مقصد اور اس کے پیغام کو اپنے ذہن میں تازہ کریں تاکہ اس کی برکات سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں اور اس بات کا پختہ ارادہ کریں کہ ہم اس ماہ مبارک میں اپنے اندر تقوی کی صفت پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جو روزہ کا مقصد ہے۔

عقائد متعلقہ نبوت ورسالت

علامہ محمد ثوبان قمر صاحب مدرس ادارہ ھٰذا

انبیاء کرام ظاہری بشری صورت میں آئے۔ انبیاء کرام علیہم السلام نور کے پیکر ہیں مگر اس دنیا میں ظاہری طور پر بشری لبادے میں تشریف لائے ہیں انبیاء کرام علیہم السلام مرد تھے نہ کوئی جن نبی ہوا اور نہ کوئی عورت نبی ہوئی۔ اور جو لوگ عورت کی نبوت کے قائل ہیں وہ اہلِ اسلام کے نزدیک گمراہ ہیں۔

نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

القرآن: ترجمہ: بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور ایک روشن کتاب۔ (سورہ مائدہ پارہ ۶، آیت ۱۵)

اس آیتِ مبارکہ سے سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور ہونا ثابت ہے۔

علمِ غیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

القرآن: ترجمہ: یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غیب کی خبریں بتانے میں بخیل نہیں۔ (پارہ ۳۰، آیت ۲۴)

اس آیتِ مبارکہ سے سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علمِ غیب ثابت ہوا سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے علمِ غیب جانتے تھے جن آیتوں میں یہ موجود ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا اس سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہی سے غیب جانتا ہوں ذاتی طور پر کچھ نہیں جانتا میرا علم ذاتی نہیں بلکہ عطائی ہے۔

غیر اللہ کو لفظ "یا" کے ساتھ پکارنا

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، یا علی رضی اللہ عنہ اور یا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کہنا جائز ہے۔

القرآن: یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ ○ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ○ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ○

اِن آیات میں سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام مسلمانوں کو "یا" کے ساتھ مخاطَب کیا گیا ہے اس سے معلوم ہے کہ غیر اللہ کو لفظِ "یا" کے ساتھ پکارنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے مددگار ہیں

القرآن: ترجمہ: بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد کرتے ہیں۔ (سورہ تحریم پارہ ۲۸، آیت ۴)

القرآن: ترجمہ: تمہارے مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے۔

(سورہ مائدہ پارہ ۶ آیت ۵۵ کا کچھ حصّہ)

اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مدد فرماتے ہیں ان کو مدد کے لئے پکارنا قرآن سے ثابت ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی افضلیت

القرآن: ترجمہ: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وقت میں سب پر فضیلت دی۔ (سورہ الانعام ۸۶)

جو شخص کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے اسی طرح جو یہ کہے کہ غیر نبی بسا اوقات اعمال میں انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ جاتے ہیں وہ گمراہ و بدمذہب ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد معین کرنا جائز نہیں بس یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء علیہم السلام پر ہمارا ایمان ہے جن کی تعداد کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔

نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے

ہر نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے البتہ نبوت کا اعلان وہ رب تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے۔

القرآن: ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا۔

(سورہ مریم، آیت ۳۰)

یہ کلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے اس وقت فرمایا جب کہ آپ کی عمر مبارک چند یوم کی تھی۔

حدیث: سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (بحوالہ ترمذی)

وسیلہ پکڑنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

القرآن: ترجمہ: اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (سورہ المائدہ، پارہ ۶، آیت ۳۵)

اس آیت میں مسلمانوں کو وسیلہ تلاش کرنے کا حکم دیا جارہا ہے اس آیت میں کسی کی قید نہیں لگائی گئی بلکہ مطلق فرمایا گیا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض سے حضرت یعقوب علیہ السلام کا بینائی حاصل کرنا۔

تبرکاتِ انبیاء والے تابوت سے بنی اسرائیل کو فتح ونُصرت ملنا۔(سورہ بقرہ آیت ۲۴۸)

ان تمام دلائل سے وسیلہ جائز ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

حیاتِ انبیاء کرام علیہم السلام

انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اِسی طرح حقیقی طور پر زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، وہ کھاتے تھے، وہ پیتے تھے جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ان پر ایک آن موت طاری ہوئی اور پھر وہ زندہ کر دیئے گئے شہداء کے بارے میں ارشاد ہے۔

القرآن: ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہر گز انہیں مُردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں (اور) روزی پاتے ہیں۔(سورہ آل عمران ۱۶۹)

یہ امر طے شدہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام دیگر تمام مخلوق سے افضل ہیں لہٰذا ان کی زندگی شہداء کی زندگی سے یقیناً بہت اعلیٰ وارفع ہے۔

شہداء کو یہ فضیلت اس لئے ملی کہ ان کا مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جیسا کہ شہداء کی حیات کے بارے میں نازل شدہ آیات سے ظاہر ہے

اور جن کا صرف مرنا اللہ تعالیٰ کے لئے تھا ان کو یہ فضیلت ملی کہ فرمایا وہ زندہ ہیں انہیں مردہ کہنا اور خیال کرنا دونوں منع ہیں تو ان کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا دنیا میں رہنا اور دنیا سے تشریف لے جانا دونوں اللہ کے لئے تھا۔

لہٰذا ثابت ہوا وہ بطریقہ اولیٰ زندہ ہیں اور ان کو مردہ کہنا اور مردہ خیال کرنا اشد ممنوع ہے۔

بیہقی شریف کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھائے پس اللہ کے نبی زندہ ہیں۔

نبی مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں

القرآن: ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جان سے زیادہ قریب ہیں۔(سورہ احزاب، آیت ۶)

معلوم ہوا کہ جو قریب ہوتا ہے وہ سب سُن سکتا ہے اسی لئے ہم حضور ﷺ کو پکارتے ہیں۔ اس آیت میں یہ نہیں لکھا کہ زندہ ہوں گے تو قریب ہوں گے وصال کے بعد نہیں ہوں گے بلکہ مطلق ارشاد ہے لہٰذا بعد از وصال بھی حضور ﷺ مومنوں کے قریب ہیں اور سُنتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام خطاؤں سے معصوم ہوتے ہیں

القرآن: ترجمہ: اے ابلیس میرے خاص بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں۔

(سورہ نبی اسرائیل، پارہ ۱۵ آیت ۶۵ کا کچھ حصّہ)

القرآن: ترجمہ: اے مولیٰ ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے خاص بندوں کے۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر شیطان کا بس نہیں چلتا وہ خود معذوری ظاہر کر رہا ہے۔ انبیاء کرام اور فرشتوں کے سوا کوئی معصوم نہیں۔

تعظیم انبیاء فرض ہے

القرآن: ترجمہ: اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔ (سورہ فتح آیت ۹)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم و توقیر فرض ہے بلکہ اُن سے نسبت رکھنے والی تمام چیزوں کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

القرآن: ترجمہ: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے۔

(سورہ الحج آیت ۳۲)

گستاخِ رسول کافر ہے

اُمَّت کا اجماع ہے کہ جو شخص سرکارِ اعظم ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا بزعم خود آپ کی ذاتِ اقدس میں کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش کرے وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے۔

محبتِ رسول ﷺ ایمان کی جان ہے

حدیث شریف: سرکارِ اعظم ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں (ﷺ) اسے اس کے والدین، اس کی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(بخاری و مسلم)

قرآنِ کریم میں بھی ایمان کی شرط یہی بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ سے محبت دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہونی چاہئے۔ (سورہ توبہ آیت ۲۴)

سرکارِ اعظم ﷺ کسی سے نہ پڑھے

بعض لوگ سرکارِ اعظم ﷺ کے اُمّی لقب کا معنیٰ (معاذ اللہ) اَن پڑھ لیتے ہیں اس طرح کے الفاظ شانِ رسالت ﷺ میں بے ادبی کے مترادف ہیں اُمّی کا لفظ دنیا میں کسی سے نہ پڑھا کے معنیٰ میں آتا ہے۔

القرآن: ترجمہ: رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ماکان وما یکون کا بیان انہیں سکھایا۔ (سورہ رحمن آیت ۱,۲,۳,۴)

القرآن: ترجمہ: اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اُتاری اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

(سورہ نساء، پارہ ۵، آیت ۱۱۳)

جب سب کچھ سکھا دیا گیا تو وہ کون سا لکھنے پڑھنے کا علم ہے جو سرکار ﷺ نہ جانتے تھے۔

سرکارِ اعظم ﷺ پر نبوت ختم

القرآن: ترجمہ: محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے (یعنی خاتم النبین) اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ احزاب آیت ۴۰ پارہ ۲۲)

سرکارِ اعظم ﷺ پر نبوت ختم ہو گئی اب نیا کوئی نبی نہیں آئے گا ختمِ نبوت کا انکار کفر ہے۔

خوابوں کے متعلق اسلامی نقطہ نظر

مفتی محمد منیب الرحمان صاحب

عربی زبان میں خواب دیکھنے اور خواب میں نظر آنے والی چیزوں کو "اَلرُّؤیَا" کہا جاتا ہے، اس کا مادہ "اَلرُّؤیَة" ہے، جس کا معنی ہے: دیکھنا، خواہ بیداری کی حالت میں ہو یا نیند میں، البتہ علامہ زمخشری کے بقول یہ فقط نیند میں دکھائی دینے والی چیزوں کے ساتھ خاص ہے، (تفسیرِ کشاف: ج:۲ ص:۴۴۴)۔ عربی زبان میں خواب کے لیے "اَضْغَاثُ اَحْلَام" کی اصطلاح بھی استعمال ہوتی ہے، اس کا معنی ہے: خوابِ پریشاں، یعنی وہ خواب جن کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی اور جو تفکرات و خیالات یا شیطانی وسوسوں کے باعث نظر آتے ہیں۔

خواب کے بارے میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں، بعض ماہرینِ نفسیات کے مطابق انسان کو خواب میں جو چیزیں نظر آتی ہیں وہ در حقیقت ان خواہشات و جذبات کا مظہر ہوتی ہیں جو اس کے شعور میں جاگزیں ہوتی ہیں، الغرض جو جذبات و احساسات پوشیدہ طور پر موجود ہوتے ہیں، وہی متشکل ہو کر خواب کی صورت میں نظر آتے ہیں۔ ماہرین نفسیات کی یہ بات بعض خوابوں کی حد تک تو درست ہے، لیکن تمام خواب اس قسم کے نہیں ہوتے، بہت سے خواب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن کا انسان کے شعور سے تعلق ہی نہیں ہوتا اور وہ خواب میں ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں اور بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں، جن کا بیداری کی حالت میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ وہ انسانی دسترس سے بالاتر ہوتے ہیں، جبکہ بعض خواب ایسے بھی ہوتے ہیں جو حقائق پر مبنی ہوتے ہیں اور خواب دیکھنے کے بعد اُن کی عملی تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔

خوابوں کے بارے میں اسلام نے جو ہماری رہنمائی کی ہے، اس کے مطابق نہ تو ہر خواب جھوٹا اور نفسانی خیالات کا عکاس ہوتا ہے اور نہ ہر خواب سچا ہوتا ہے، بعض خواب وہ ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائے جاتے ہیں، وہ برحق اور سچے ہوتے ہیں اور کچھ خواب شیطان کی طرف

سے ہوتے ہیں، جو انسان کے لیے افسردگی اور غم کا باعث ہوتے ہیں، جبکہ کچھ خواب تخیلاتی ہوتے ہیں، انسان بیداری کے عالم میں جن چیزوں کے بارے میں غور وفکر کرتا ہے اور جو اس کے پوشیدہ احساسات وجذبات ہوتے ہیں، بسا اوقات وہ اُسے خواب بن کر نظر آجاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بعض خواب ڈراؤنے ہوتے ہیں، یہ شیطان کی طرف سے انسان کو پریشان کرنے کے لیے ہوتے ہیں، بعض خواب وہ ہوتے ہیں کہ انسان بیداری کی حالت میں جو کچھ سوچتا رہتا ہے، وہی کچھ خواب میں نظر آجاتا ہے اور بعض (خواب) وہ ہیں جو نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں، (ابن ماجہ: ۳۹۰۷)

علمائے اسلام نے خواب کی درجِ ذیل اقسام بیان کی ہیں:

(۱) بعض اوقات انسان کو نیند میں ایسی بے ربط اور خلافِ واقع چیزیں نظر آتی ہیں جو لائقِ توجہ نہیں ہوتیں، مثلاً انسان خواب میں یہ دیکھے کہ آسمان میں ایک درخت اُگا ہوا ہے یا یہ کہ زمین میں ستارے نمودار ہو رہے ہیں یا دیکھے کہ ہاتھی چیونٹی پر سوار ہے، ایسے خوابوں کو عربی میں ''اَضْغَاثُ اَحْلَام'' اور اُردو میں خوابِ پریشان کہتے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں: اس قسم کے خواب شیطانی عمل کی وجہ سے نظر آتے ہیں اور اَطِبّاء کہتے ہیں کہ ہاضمے کی خرابی یا بلڈ پریشر ہائی ہونے کی وجہ سے اس قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔

(۲) انسان جو کچھ سوچتا رہتا ہے وہ اُسے خواب میں نظر آتا ہے، بعض اوقات وہ اپنی ناتمام خواہشوں کو خواب میں پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیتا ہے، مثلاً: بھوکا شخص خواب میں پسندیدہ چیزیں کھاتے ہوئے اور پیاسا شخص لذیذ اور خوش ذائقہ مشروبات پیتے ہوئے خود کو دیکھتا ہے اور محبوب کے فراق میں غمزدہ عاشق محبوب کا قرب دیکھتا ہے، اس قسم کے خواب نفس کے وسوسے اور تخیلات کہلاتے ہیں۔

(۳) کبھی سونے والے شخص کے منہ پر لحاف کا دباؤ ہوتا ہے، جس سے اس کا سانس گھٹ رہا ہوتا ہے اور وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہے، کبھی بارش کے چھینٹے کھڑکی کے شیشے سے ٹکراتے ہیں یا ہوا کے زور سے کوئی چیز کھڑکھڑاتی ہے اور وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ میدان کارزار میں ہے اور گولیاں چل رہی ہیں، کبھی سونے والے کے چہرے پر دھوپ پڑنے سے اس کا چہرہ تمتمانے لگتا ہے اور وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ وہ آگ میں جل رہا ہے، اس قسم کے خواب دیکھ کر بعض اوقات وہ ڈر جاتا ہے، ان خوابوں کو محسوسات کا اثر کہا جاتا ہے۔

(۴) بعض اوقات انسان کے ذہن میں غیر شعوری خواہشیں ہوتی ہیں، جن کو وہ کسی کے احترام یا کسی اور مانع کی وجہ سے پورا کرنا نہیں چاہتا، پھر اس کو خواب میں ایسی مثالیں نظر آتی ہیں جن کی تعبیر بعینہٖ واقع نہیں ہوسکتی، لیکن ان مثالوں میں کسی اور چیز کی طرف رمز اور اشارہ ہوتا ہے، مثلاً: کوئی اپنے ماتحت کو مارے تو غیر شعوری طور پر اس کے دل میں انتقام لینے کا خیال آتا ہے، لیکن اس کا مرتبہ یا احترام اس خواہش کو پورا کرنے سے مانع ہوتا ہے، پھر وہ خواب میں دیکھتا ہے کہ اس نے کسی شیر کو مار دیا ہے یا کسی اژدہے کو مار دیا ہے یا کسی ظالم بادشاہ کو قتل کر دیا اور ظالم بادشاہ یا اژدہا غیر شعوری طور پر اس مارنے والے سے کنایہ ہوتا ہے۔ خواب میں صرف اشارے اور رمز کی مثال یہ آیت ہے: جب یوسف نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! بیشک میں نے گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو دیکھا کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں، (یوسف:۴)۔ سورج اور چاند سے اُن کے والدین اور گیارہ ستاروں سے ان کے گیارہ بھائیوں کی طرف اشارہ ہے، ایسے خواب کو ”رمزی خواب“ کہتے ہیں۔

(۵) پانچویں قسم ”اَلرُّؤْیَا الصَّادِقَۃ“ یعنی سچے خواب ہیں۔ قرآن مجید میں چھ سچے خوابوں کا ذکر ہے، چار خوابوں کا ذکر سورہ یوسف میں ہے، ایک خواب حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا تھا، جس میں گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، (یوسف:۴)، دو خواب قید خانے میں دو قیدیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سنائے تھے، ایک نے کہا تھا: میں خواب میں شراب (انگور) نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا تھا کہ میں سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں، جن کو پرندے کھا رہے ہیں، (یوسف:۳۶) اور ایک خواب مصر کے بادشاہ نے دیکھا تھا: سات فربہ گائیں سات لاغر گایوں کو کھا رہی ہیں اور سات ہرے بھرے خوشے ہیں اور سات سوکھے ہوئے خوشے ہیں، (یوسف:۴۳)۔ موخر الذکر تینوں خوابوں کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے بیان فرمائی۔ ایک خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے، اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے بیٹے (اسماعیل) کو ذبح کر رہے ہیں، (الصٰفٰت:۱۰۲) اور ایک ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب کا ذکر ہے کہ مسلمان امن وسلامتی کے ساتھ عمرہ کرنے کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے، (الفتح:۲۷)۔ انبیائے کرام علیہم السلام کے خواب نفسانی یا تخیلاتی نہیں ہوتے، بلکہ انہیں وحی کا درجہ حاصل ہوتا ہے اور اُنہیں نظر آنے والے خواب اللہ کی طرف سے وحی ہوتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے (حضرت اسماعیل علیہ السلام) کو ذبح کرنے کا حکم خواب ہی میں دیا تھا، پس اُنہوں نے اس خواب کو تخیلاتی و نفسانی خواب کہہ کر ردّ نہیں کیا، بلکہ خواب دیکھنے کے بعد اس کی تکمیل کے لیے کمربستہ ہوگئے

اور اپنے بیٹے سے کہا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں، لہٰذا تم مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرو اور بتاؤ، کیا تم اس خواب کی تکمیل میں تم میرا ساتھ دوگے ؟، حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی چونکہ انوارِ نبوت سے مشرف تھے اور جانتے تھے کہ یہ کسی عام انسان کا خواب نہیں، بلکہ ایک نبی کا خواب ہے اور وحیِ الٰہی ہے، سو اُنہوں نے فوراً ہی جواب دیا: اباجان! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اُسے کر گزریے، عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے، (الصافات:۱۰۲)"۔اِسی طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خواب دیکھا تھا وہ ایک عرصے بعد سچا ثابت ہوا، آپ نے فرمایا: اے میرے والد! یہ میرے پہلے دیکھے ہوئے خواب کی تعبیر ہے، بے شک میرے رب نے میرے خواب کو سچ کر دکھایا، (یوسف:۱۰۰)۔حضرت یوسف نے اپنے خواب کے سچا ہونے کو حق قرار دیا، جس سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام کا خواب حق اور سچ ہوتا ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:"انبیائے کرام کے خواب وحیِ خداوندی ہوتے ہیں، (اَلْمُسْتَدْرَکُ لِلْحَاکِم:۳۶۱۳)۔

انبیائے کرام کے خوابوں کے برحق اور سچے ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب وہ نیند میں ہوتے ہیں تو صرف ان کی آنکھیں سوتی ہیں، جبکہ اُن کا دل ہر وقت اور ہر لحظہ بیدار و مستعد رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام کے لیے نیند وضو ٹوٹنے کا باعث نہیں ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد سے فارغ ہونے کے بعد سوجاتے اور پھر رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر وضو کیے بغیر وتر پڑھتے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سوجاتے ہیں(اور پھر وضو کیے بغیر آپ وتر پڑھتے ہیں) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! میری صرف آنکھیں سوتی ہیں، جبکہ میرا دل بیدار رہتا ہے، (بخاری:۲۰۱۳)۔

(۶) بعض خواب وہ ہوتے ہیں جن میں مستقبل میں پیش آنے والے کسی واقعے کی طرف اشارہ ہوتا ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کی ابتدا کی گئی تو سب سے پہلے آپ کو سچے خواب دکھائے گئے، آپ جو خواب بھی دیکھتے، اس کی تعبیر سپیدہ سحر کی طرح آجاتی، (بخاری:۳)۔

(۷) بعض اچھے خواب وہ کہتے ہیں جو نیک وصالح مؤمن کو دکھائے جاتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"نیک شخص کا اچھا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے، (بخاری:۶۹۸۳)"۔ان خوابوں میں مشکل حقائق منکشف ہو جاتے ہیں، مثلاً مشہور صوفی شاعر حضرت شرف الدین بوصیری کو فالج ہو گیا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ کہنا شروع کیا، اثناءِ قصیدہ میں انہوں

نے ایک مصرع کہا: "وَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيهِ أَنَّهُ بَشَرٌ" اور ان میں اس کے دوسرے مصرع کو مکمل کرنے کی طاقت نہ رہی، انہوں نے بہت کوشش کی، لیکن دوسرا مصرع اُن کی زبان پر نہیں آیا، جب وہ رات میں سوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو زیارت سے مشرف فرمایا، ان کی خیریت دریافت کی، حضرت بوصیری نے عرض کی کہ دوسرا مصرع موزوں نہیں ہوسکا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوسرا مصرع اس طرح بنادو: وَأَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں چادر پہنائی اور جس جگہ ان کے جسم پر فالج تھا، اس جگہ پر اپنا دست مبارک پھیرا، حضرت بوصیری جب نیند سے بیدار ہوئے تو وہ اپنے مرض سے مکمل شفایاب ہوچکے تھے، چنانچہ انہوں نے اس قصیدہ کا نام "اَلْبُرْدَة" رکھا جس کے معنی چادر کے ہیں، اس قسم کے خوابوں کا ابن سینا، ابن رشد اور ابن خلدون نے بھی اعتراف کیا ہے اور کہا ہے کہ بہت سے خواب ایسے ہوتے ہیں جن کی وجہ سے لَایَنْحَلُّ مسائل حل ہوجاتے ہیں۔

اچھا یا بُرا خواب دیکھنے کی صورت میں نبی کریم ﷺ نے کچھ مسنون اعمال کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے:

(۱) نبی ﷺ فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اُسے پسند ہو تو وہ اللہ کی جانب سے ہے، وہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور وہ اس خواب کو بیان کرے اور جب وہ کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے، وہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور وہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرے، پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا۔ (صحیح بخاری: ۶۹۸۴)

(۲) نیک خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں، پس جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور شیطان سے پناہ طلب کرے، تو پھر وہ خواب اس کو ضرر نہیں دے گا اور شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔

(صحیح بخاری: ۶۹۹۵)

(۳) جب تم میں سے کوئی شخص کوئی برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ تین مرتبہ تھتکار دے اور شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور جس کروٹ پر پہلے تھا، اس کروٹ کو بدل دے۔

(صحیح مسلم: ۲۲۶۲)

احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا اچھا خواب اس کے لیے نہ صرف بشارت ہوتا ہے بلکہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ بھی ہوتا ہے۔ حضرت عبادہؓ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآنِ مجید میں مذکور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا: اُن کے لیے دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے (یونس: ۶۴)

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ خوشخبری نیک خواب ہیں، جن کو مومن دیکھتا ہے یا مومن کو دکھائے جاتے ہیں۔ (سنن ترمذی: ۲۲۷۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: صالح آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔
(صحیح بخاری: ۶۹۸۳)۔

نبوت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ پر ختم ہو چکا ہے، آپ ﷺ کے بعد ظلّی و بروزی کسی قسم کا کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، البتہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کے بعد صرف مُبَشِّرَات یعنی اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نبوت میں سے صرف مُبَشِّرَات باقی رہ گئے ہیں، صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مُبَشِّرَات کیا ہیں؟ فرمایا: مومن کے اچھے خواب۔ (صحیح بخاری: ۶۹۹۰)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک رسالت و نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے، پس میرے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں ہے، یہ بات صحابہ کرام پر دشوار ہوئی تو اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مُبَشِّرَات کیا ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: صالح مسلم کا خواب جو کہ نبوت کے اجزا میں سے ایک جز ہے۔ (سنن ترمذی: ۲۲۷۲)۔ احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ سب سے سچا خواب اس مومن بندے کا ہوتا ہے جو اپنی گفتگو میں سچا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے زیادہ سچے خواب والا وہ ہے جو تم میں گفتگو کے اعتبار سے سب سے سچا ہو۔ (مسند احمد: ۷۶۴۲)۔ بعض احادیث میں ہے: صالح مؤمنین کو قربِ قیامت میں سچے خواب نظر آئیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا وقت نزدیک ہو گا تو نیک مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہو گا۔ (صحیح بخاری: ۷۰۱۷)۔

(جاری ہے)

شبِ برأت کی فضیلت واہمیت

حمزہ طیب کلاس فاضل عربی

شبِ برأت کی فضیلت واہمیت پر اتنی کثرت کے ساتھ اَحادیث حسنہ وصحیحہ وارد ہوئی ہیں اور ائمہ احادیث نے باقاعدہ ابواب قائم کیے ہیں۔ لہذا اس کی فضیلت واہمیت کا انکار کرنا سوائے جہالت اور لاعلمی اور کتب وذخیرہ احادیث سے بے خبر ہونے کے اور کسی چیز پر دلالت نہیں کرتا۔

شبِ برأت اور صحابہ کرام کے معمولات

شبِ برأت ایک انتہائی فضیلت وبزرگی والی رات ہے۔ اس رات کے متعلق تقریباً دس جلیل القدر صحابہ کرام: (۱) حضرت ابوبکر، (۲) حضرت علی المرتضیٰ، (۳) حضرت عائشہ صدیقہ، (۴) حضرت معاذ بن جبل، (۵) حضرت ابوہریرہ، (۶) حضرت عوف بن مالک، (۷) حضرت ابوموسیٰ اشعری، (۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص، (۹) حضرت ابوثعلبہ الخشنی، (۱۰) حضرت عثمان بن ابی العاص سے مروی احادیث مبارکہ ہیں۔

ذیل میں شبِ برأت کے حوالے سے چند ایک صحابہ کرام کے اقوال اور ان کے معمولات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

يُعْجِبُنِي أَنْ يُفَرِّغَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ: لَيْلَةُ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةُ الأَضْحٰى، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ.

(ابن جوزی، التبصرۃ، ۲/۲۱)

”مجھے یہ بات پسند ہے کہ ان چار راتوں میں آدمی خود کو (تمام دنیاوی مصروفیات سے عبادت الٰہی کے لیے) فارغ رکھے۔ (وہ چار راتیں یہ ہیں:) عید الفطر کی رات، عید الاضحی کی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور رجب کی پہلی رات۔“

حضرت طاؤس یمانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پندرہ شعبان کی رات اور اس میں عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

میں اس رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں: ایک حصے میں اپنے نانا جان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود شریف پڑھتا ہوں دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرتا ہوں اور تیسرے حصے میں نماز پڑھتا ہوں۔

میں نے عرض کیا: جو شخص یہ عمل کرے اس کے لیے کیا ثواب ہو گا۔ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت علی رضی اللہ سے سنا اور انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اسے مقربین لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔"

(سخاوی، القول البدیع، باب الصلاۃ علیہ فی شعبان: ۲۰۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَاَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَةُ الْعِيْدِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ.

(بیہقی، شعب الایمان، ۳/ ۳۴۲)

"پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی: جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحی کی رات۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس رات میں ایک سال سے دوسرے سال تک دنیا کے معاملات کی تقسیم کی جاتی ہے۔" (طبری، جامع البیان، ۲۵/ ۱۰۹)

حضور غوث الاعظم کا فرمان مبارک:

شب برأت فیصلے، قضا، قہر و رضا، قبول و ردّ، نزدیکی و دوری، سعادت و شقاوت اور پرہیز گاری کی رات ہے۔ کوئی شخص اس میں نیک بختی حاصل کرتا ہے اور کوئی مردود ہو جاتا ہے، ایک ثواب پاتا ہے اور دوسرا ذلیل ہوتا ہے۔ ایک معزز و مکرم ہوتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے۔ ایک کو اجر دیا جاتا ہے جب کہ دوسرے کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ کتنے ہی لوگوں کا کفن دھویا جا رہا ہے اور وہ بازاروں میں مشغول ہیں! کتنی قبریں کھودی جا رہی ہیں لیکن قبر میں دفن ہونے والا اپنی بے خبری کے باعث خوشی اور غرور میں ڈوبا ہوا ہے! کتنے ہی چہرے کھلکھلا رہے ہیں حالانکہ وہ ہلاکت کے قریب ہیں! کتنے مکانوں کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے لیکن ان کا مالک موت کے قریب پہنچ چکا ہے کتنے ہی بندے رحمت کے امیدوار ہیں پس انہیں عذاب پہنچتا ہے! کتنے ہی بندے خوشخبری کی اُمید رکھتے ہیں پس وہ خسارہ پاتے ہیں! کتنے ہی بندوں کو جنت کی امید ہوتی ہے پھر ان کو دوزخ میں جانا پڑتا ہے! کتنے ہی بندے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے امیدوار ہوتے ہیں لیکن وہ جدائی کا شکار ہوتے ہیں! کتنے ہی لوگوں کو عطائے خداوندی کی امید ہوتی ہے لیکن وہ مصائب کا منہ دیکھتے ہیں، اور کتنے ہی لوگوں کو بادشاہی کی اُمید ہوتی ہے لیکن وہ ہلاک ہوتے ہیں! (غنیۃ الطالبین)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حیات و خدمات

علامہ واحد بخش صاحب

اہل علم اس حقیقت کو خوب جانتے ہیں کہ اسلامی دنیا کی اکثریت فقہی احکام میں امام اعظم کی پیروہے۔ امام صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خصوصیات سے نوازا تھا ان میں سے ایک اہم خصوصیت ان کی تابعیت ہے، یہ وہ خصوصیت ہے جس میں ائمہ مذاہب اربعہ میں امام اعظم ابو حنیفہ ہی یکتا و منفرد ہیں۔

ابتدائی زندگی

آپ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطا اور کنیت ابو حنیفہ تھی۔ بالعموم امام اعظم کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ تمام ائمہ کے مقابلے میں سب سے بڑے مقام و مرتبے پر فائز ہیں۔ اسلامی فقہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا پایہ بہت بلند ہے۔ آپ نسلاً عجمی تھے۔ آپ کی پیدائش کوفہ میں ۸۰ ہجری بمطابق ۶۹۹ میں ہوئی سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے۔ ابتدائی ذوق والد ماجد کے تتبع میں تجارت تھا لیکن اللہ نے ان سے دین کی خدمت کا کام لینا تھا، لہذا تجارت کا شغل اختیار کرنے سے پہلے آپ اپنی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام اعظم کے آباو اجداد فارسی النسل تھے۔ امام اعظم کے دادا زوطی کابل میں رہائش پذیر تھے۔ کابل اس وقت ملک فارس کا حصہ تھا خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے عہد خلافت میں مسلمان ہوئے اور آپ سے بے پناہ محبت و عقیدت کی بنا پر کابل چھوڑ کر کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ کوفہ میں حضرت زوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام ثابت رکھا اور برکت کی دعا لینے کی غرض سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ثابت کیلئے دعا برکت فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ ثابت رحمۃ اللہ علیہ جوان ہوئے شادی کی تو ان کے ہاں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے جو اپنے وقت کے مسلمانوں کے بڑے بڑے مذہبی پیشواوں کے بھی امام و پیشوا ہوئے اور قرآن و حدیث کے وہ راز نکال کر امت کے سامنے رکھ دیئے جن کو دیکھ کر بڑے بڑے مجتہد امام بھی عش عش کر اٹھے اور اس طرح رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وہ پیشن گوئی بھی پوری ہو گئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اگر دین ثریا کے پاس ہو گا تو بیشک فارس کا ایک شخص اسے وہاں

سے بھی حاصل کرلیگا۔ امام ابو حنیفہ نے جو نہی اس جہان رنگ و بو میں آنکھ کھولی تو اپنے آپکو اسلامی علوم وفنون کے بہت بڑے مرکز کوفہ شہر میں پایا، جہاں باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما و دیگر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کے علوم کے حامل شاگردوں کے علوم و معارف کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے تھے جبکہ آپ نے ۲۰ سال کی عمر میں اعلی علوم کی تحصیل کی ابتدا کی۔

بشارتیں

صحیح بخاری، صحیح مسلم، اور مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دین ثریا کے پاس ہو گا تو بیشک فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔ محدث کبیر امام احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے الخیرات الحسان میں خاتمۃ المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نےتبییض الصحیفہ میں سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کلمات طیبات میں اور دیگر بہت سے اکابرین اسلام نے اپنی کتب میں یہ صراحت فرمائی ہے کہ اس حدیث مبارک میں جس آسمان علم ہستی کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی گئی ہے وہ ہستی امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اہل حدیثوں کے مسلم بزرگ نواب صدیق حسن بھوپالی نے بھیاتحاف النبلاء میں امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے اور اپنی کتاب الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ میں آپ کو الامام الاعظم کے لقب سے ملقب کرکے آپ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کیا ہے۔ امام الائمہ، سراج الامہ، امام اعظم، سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی سیرت یوں ہے کہ آپ ۸۰ھ میں کوفہ شہر میں پیدا ہوئے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے فقیہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق آپ کا نام نعمان آپ کے والد کا نام ثابت دادا کا فارسی نام زوطی اور اسلامی نام نعمان اور پردادا کا نام مرزبان ہے۔

اساتذہ

علم الادب، علم الانساب اور علم الکلام کی تحصیل کے بعد علم فقہ کیلئے امام حماد کے حلقہ درس سے فیض یاب ہوئے۔ آپ کے شیوخ و اساتذہ کی تعداد چار ہزار بتائی جاتی ہے۔ جن سے وہ وقتاً فوقتاً اکتساب علم کرتے رہے۔ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق کی شاگردی کا فخر بھی انہیں حاصل ہے۔

درس و تدریس

آپ نے تحصیل علم کے بعد جب درس و تدریس کے سلسلہ کا آغاز کیا تو آپ کے حلقہ درس

میں زبردست اژدھام ہوتا اور حاضرین میں اکثریت اد دور کے جید صاحبان علم کی ہوتی۔ علامہ کروری نے آپ کے خاص تلامذہ میں آٹھ سو فقہا محدثین اور صوفیا و مشائخ شمار کیا ہے۔ یہ ان ہزارہا انسانوں کے علاوہ تھے۔ جو ان کے حلقہ درس میں شریک ہوتے رہتے تھے۔ آپ نے فقہ حنفیہ کی صورت میں اسلام کی قانونی و دستوری جامعیت کی لاجواب شہادت مہیا کی اور اس مدت میں جو مسائل مدون کئے ان کی تعداد بارہ لاکھ ستر ہزار سے زائد ہے۔ آپ کی تالیف پر اجماع ہے۔ اور صحابہ سے نقل روایت بھی ثابت ہے۔ آپ شریعت کے ستون تھے۔ مورخ خطیب بغدادی نے امام کے پوتے اسماعیل سے روایت کیا ہے کہ میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن مرزبان ہوں ہم لوگ نسلاً فارس سے ہیں۔ امام صاحب کے دادا ثابت بچپن میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے انہوں نے ان کے خاندان کے حق میں دعائے خیر کی تھی۔ ہمیں کو امید ہے۔ وہ دعا بے اثر نہیں رہی۔ تجارت ان کا ذریعہ معاش تھا۔ تجارت سے ہی رزق حلال کماتے دولت کی کمی نہ تھی۔ لیکن ان کی دولت و ثروت کا فائدہ طلبا اور حاجت مندوں ہی کو پہنچتا۔ فروخت کئے جانے والے کپڑے کے محاسن اور عیوب آپ برابر بیان کرتے اور خرابی کو کبھی نہ چھپاتے اپنے شاگردوں کی اکثر مالی امداد کرتے۔

فقہ حنفی

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اپنا طریق اجتہاد و استنباط یوں بیان کرتے ہیں کہ میں سب سے پہلے کسی مسئلہ کا حکم کتاب اللہ سے اخذ کرتا ہوں، پھر اگر وہاں وہ مسئلہ نہ پاؤں تو سنت رسول ص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے لیتا ہوں، جب وہاں بھی نہ پاؤں تو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اقوال میں سے کسی کا قول مان لیتا ہوں اور ان کا قول چھوڑ کر دوسروں کا قول نہیں لیتا اور جب معاملہ ابراہیم شعبی، ابن سیرین اور عطا پر آجائے تو یہ لوگ بھی مجتہد تھے اور اس وقت میں بھی ان لوگوں کی طرح اجتہاد کرتا ہوں۔ آپ کے اجتہادی مسائل تقریباً بارہ سو سال سے تمام اسلامی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے بڑی بڑی عظیم اسلامی سلطنتوں میں آپ ہی کے مسائل، قانون سلطنت تھے اور آج بھی اسلامی دنیا کا بیشتر حصہ آپ ہی کے فقہی مذہب کا پیرو کار ہے۔ فقہ حنفی کی اشاعت و خدمت سب سے زیادہ ان کے شاگردوں قاضی ابویوسف اور امام محمد بن حسن شیبانی نے کی۔ قاضی ابویوسف کو ہارون نے مملکت کا قاضی القضاۃ بنا دیا تھا۔ اس لئے ان کی وجہ سے فقہ حنفی کے پیروکاروں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔

مقام فقہ حنفی

حضرت ضرار بن صرد نے کہا، مجھ سے حضرت یزید بن ہارون نے پوچھا کہ سب سے زیادہ فقہ

(سمجھ) والا امام ثوری رح ہیں یا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو انہوں نے کہا کہ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (حدیث میں) افق رحمۃ اللہ علیہ (سب سے زیادہ فقیہ) ہیں اور سفیان (ثوری) رحمۃ اللہ علیہ تو سب سے زیادہ حافظ ہیں حدیث میں۔ محدثین کے ذکر میں اسی کتاب میں آگے امام ابوداو ۱۹۱د فرماتے ہیں کہ ۱۴۶ ان ابا حنیفۃ کان اماما یعنی کہ بے شک ابو حنیفہ رحمہ اللہ (حدیث میں) امام تھے۔ جہاں تک ملکی سیاست کا تعلق ہے انہوں نے کبھی کسی خلیفہ کی خوشامد یا ملازمت نہیں کی۔ ہمیشہ حق اور اہل حق کا ساتھ دیا۔ یزید نے ان کو مشیر بنانا چاہا تو آپ نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ اگر یزید کہے کہ مسجدوں کے دروازے گن دو تو یہ بھی مجھے گوارا نہیں۔ امام محمد نفس الزکیہ اور ابراہیم کے خروج کے موقع پر انہوں نے ابراہیم کی تائید کی تھی۔ منصور نے انہیں بلا کر عہدہ قضا پر فائز کرنا چاہا لیکن آپ کے مسلسل انکار پر اول بغداد کی تعمیر کے موقع پر انہیں اینٹیں شمار کرنے کے کام پر لگایا اور بعد میں قید خانہ میں ڈال دیا۔

آپ کے شیوخ

مشہور مؤرخ ابن خلکان کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ نے علماء تابعین کے علاوہ چار اصحاب رسول حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی، حضرت سہل بن سعد ساعدی، اور حضرت ابو طفیل بن واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا لیکن امام علاء الدین الحصکفی کی روایت کے مطابق آپ نے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو پایا اور ۷ یا ۸ سے درس حدیث بھی لیا۔ شارح مشکوٰۃ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے صرف امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور شاگردی کا شرف عطا فرمایا۔ اس سے فقہ حنفی کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے کہ دیگر آئمہ نے صرف دلائل شرعیہ سے استفادہ کیا لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے دلائل شرعیہ کے علاوہ شاگردان رسول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی زندگی سے بھی استفادہ کیا۔ امام ابو حنیفہ نے کوفہ بصرہ کے علاوہ حرمین شریفین مصر و شام اور یمن کے بڑے بڑے علماء سے بھی استفادہ کیا۔ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار سے زائد شیوخ سے درس حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے ۲ سال تک سند الاتقیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفادہ کیا اور سب سے زیادہ حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلیم حاصل کی۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اٹھارہ سال درس لیتا رہا۔

دنیا کی زینت رخصت

آپ نے جیل میں ۷ ہزار بار قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اور امام شافعی کے سوتیلے باپ

اور استاد حضرت امام محمد بن حسن شیبانی کو جیل ہی میں تفسیر وحدیث اور فقہ کی مکمل تعلیم دی۔ مگر ظالم حکومت یہ بھی برداشت نہ کرسکی بالآخر آپ کو سخت قسم کا زہر پلا دیا گیا جس کے نتیجہ میں علم وفضل کا یہ آفتاب رجب المرجب ۱۵۰ھ کو بغداد کی جیل میں غروب ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ دنیا کی زینت ۱۵۰ھ میں اٹھالی جائیگی امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث مبارک میں امام اعظم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی طرف اشارہ ہے جبکہ آپ اپنے علم وفضل اور پاکیزہ سیرت کی وجہ سے دنیا کی زینت تھے۔ پہلی بار نماز جنازہ پڑھی گئی تو ۵۰ ہزار آدمی جمع ہوئے جب آنے والوں کا سلسلہ جاری رہا تو ٦ بار نماز جنازہ پڑھائی گئی آپ ملکہ خیزراں کے مقبرہ کے مشرق کی جانب دفن ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ میں لاکھوں خواص وعوام نے شرکت کی اور آپ کو بغداد شہر کے خیزران نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

اس دور کے ائمہ اور فضلا نے آپ کی وفات پر بڑے رنج کا اظہار کیا۔ ابن جریج مکہ میں تھے۔ سن کر فرمایا کہ بہت بڑا عالم جاتا رہا۔ شعبہ بن الحجاج نے کہا کہ کوفہ میں اندھیرا ہوگیا۔ عبد اللہ بن مبارک بغداد آئے تو امام کی قبر پر گئے اور رو کر کہا کہ افسوس تم نے دنیا میں کسی کو جانشین نہ چھوڑا۔ سلطان الپ ارسلان نے ان کی قبر پر قبہ بنوایا۔ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ آپکی قبر بغداد شریف میں ہے۔ جس کی زیارت کی جاتی ہے اور جس سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر دعاء کی قبولیت کیلئے تریاق کی حیثیت رکھتی ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے ذریعے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت درپیش آتی ہے تو میں آپ کی قبر کے پاس دو رکعتیں پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کیلئے سوال کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ جبکہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمال درجہ تعریف وتوصیف کرتے کے بعد آپ کے بارے میں مبشرات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس سورہا تھا کہ خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باب بنو شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہوئے اور آپ کی گود میں ایک بوڑھا شخص ہے، میں تعظیماً کھڑا ہوگیا اور قدم بوسی کی، فرماتے ہیں میں۔ حیران تھا کہ بوڑھے شخص کون ہیں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دل کی حیرانی معلوم فرمائی اور کہا کہ یہ تیرا اور تیرے اہل وطن کا امام ابوحنیفہ ہے۔

تعزیت

سموٹ:

پٹواری ملک محمد شہزاد صاحب کے چچا اور ملک قیصر صاحب کے والد گرامی ملک محمد افضل علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے مرحوم کی نماز جنازہ محمد عاصم شریف صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

چوہدری محمد شہزاد اور چوہدری محمد عدنان کے والد گرامی چوہدری عبد الرزاق علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ خلیفہ حاجی محمد شریف نقشبندی صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

حیال میر گالہ:

حافظ محمد بلال کے تایاجان صوبیدار محمد منیر گزشتہ ماہ انتقال کر گئے مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ محمد عاصم شریف صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

محمد سعید کی پھوپھی صاحبہ گزشتہ ماہ بروز جمعۃ المبارک کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ محمد عاصم شریف صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

بروٹہ:

محمد یونس بٹ کی اہلیہ محترمہ بروز جمعۃ المبارک کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ محمد عاصم شریف صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

پنڈ میر گالہ:

ماسٹر محمد نعیم اختر نقشبندی صاحب کی تائی صاحبہ گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ محمد عاصم شریف صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

آفتاب چشتی صاحب کی والدہ علیل رہنے کے بعد بروز جمعۃ المبارک کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ پیر شمس العارفین نقشبندی صاحب آستانہ عالیہ نیریاں شریف نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

محمد ازرم بھٹی صاحب کی والدہ صاحبہ گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ محمد اقبال قریشی صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

چوہدری عظمت محمود لنگڑیال صاحب کی والدہ صاحبہ گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ خلیفہ حاجی محمد شریف نقشبندی صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

ڈھوک باباکاشو:

صوبیدار محمد افضل صاحب علیل رہنے کے بعد گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئے مرحوم کی نماز جنازہ جمعہ کے بعد ادا کی گئی اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

سالگراں:

خلیفہ ماسٹر آفتاب احمد نقشبندی صاحب کی بھانجی اور محمد عاصم کی ہمشیرہ صاحبہ علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ پیر طریقت رہبر شریعت پیر محمود اختر نقشبندی صاحب نے پڑھائی۔

کلر سیداں:

موہڑہ پھڈیال حاجی محمد شبیر عارضہ قلب کی بناء پر انتقال کر گئے۔ اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

شاہ خاکی:

ڈھوک کھیل راجہ بشارت حسین اور عدالت حسین کے والد گرامی گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

راجہ اسرار کی ہمشیرہ صاحبہ گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ خلیفہ حاجی محمد شریف نقشبندی صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

تراڑ کھل آزاد کشمیر:

گڑالہ سید وقار حسین شاہ صاحب کے والد گرامی معروف علمی اور مذہبی شخصیت ماہر تعلیم سابق پرنسپل محی الدین اسلامیہ کالج نیریاں شریف سید محمد بشیر حسین شاہ صاحب گزشتہ ماہ ایم ایچ راولپنڈی میں انتقال کر گئے۔ رب کریم قبلہ شاہ صاحب کے درجات بلند فرمائے آمین

پنڈوڑہ ہردو:

محمد جہانگیر کی والدہ صاحبہ گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئی مرحومہ کی نماز جنازہ خلیفہ حاجی محمد شریف نقشبندی صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے آمین۔

سرصوبہ شاہ:

ڈھوک بغلاں حفیظ اصغر پرنسپل ہالمارک کے والد گرامی گزشتہ دنوں کو انتقال کر گئے اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

محمد سعید کے والد گرامی اور محمد حمید کے بڑے بھائی منشی عبد الرشید انتقال کر گئے مرحوم کی نماز جنازہ پیر طریقت رہبر شریعت پیر محمود اختر نقشبندی صاحب نے پڑھائی اللہ کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔